

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی النَّبِیِّ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ.

## امام کے پیچھے مقتدی کا سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم

قرآن وحدیث کی روشنی میں بعض مسائل میں علماء وفقہاء کے درمیان ابتداء اسلام سے ہی اختلاف چلا آ رہا ہے۔ ان فروعی مسائل میں اختلاف کی حکمت ومصلحت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ممکن ہے کہ قرآن وحدیث کے علوم میں تحقیق کا دروازہ کھولنا مقصود ہو تاکہ امت مسلمہ ان مسائل کے لئے قرآن وحدیث سے رجوع کرتی رہے۔ مثلاً شب قدر کو اللہ تعالیٰ نے امت کے لئے مخفی رکھا تاکہ امت مسلمہ قرآن وحدیث کی روشنی میں مختلف راتوں میں حتیٰ کہ پورے سال اس کی تلاش کرتی رہے۔ نیز قرآن وحدیث میں کسی بھی جگہ اختلاف کرنے سے منع نہیں فرمایا ہے بلکہ بعض احادیث میں علماء کے درمیان اختلاف کو رحمت تک قرار دیا گیا ہے، البتہ نزاع اور جھگڑا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

نماز میں تکبیر تحریرہ سے لیکر سلام پھیرنے تک علماء وفقہاء کے درمیان عموماً اختلافات رائج ومرجوح سے متعلق ہیں، کہ کیا کرنا بہتر ہے، البتہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ تھوڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس مسئلہ میں علماء وفقہاء کی تین رائے ہیں، ہر مکتب فکر نے اپنے فیصلے کو قرآن وحدیث سے مدلل کیا ہے۔ البتہ تمام دلائل کو سامنے رکھ کر یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ نقد وجرح سے بالاتر کسی بھی حدیث سے واضح طور پر نہ تو یہ ثابت ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا حرام ہے اور نہ یہ ثابت ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے کی صورت میں نماز ادا ہی نہیں ہوگی۔ نیز مقتدی کے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا وقت نبی اکرم ﷺ کے واضح ارشادات میں دور دور تک حتیٰ کہ احادیث ضعیفہ میں بھی موجود نہیں ہے۔ غرض زیر بحث مسئلہ میں علماء وفقہاء کی مندرجہ ذیل تین رائے ہیں :

۱۔ جہری نماز ہو یا سری، مقتدی خواہ امام کی قرأت سن رہا ہو یا نہیں، مقتدی کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

۲۔ جہری نماز (مغرب، عشاء اور فجر) میں مقتدی امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھے گا، البتہ سری نماز (ظہر اور عصر) میں پڑھے گا۔

۳۔ جہری و سری ہر نماز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں ہمارے اساتذہ کرام نے پہلی رائے کو اختیار کیا ہے کہ جہری نماز ہو یا سری، مقتدی خواہ امام کی قرأت سن رہا ہو یا نہیں، مقتدی کے لئے سورۃ فاتحہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ یہی رائے حضرت امام ابوحنیفہؒ کی ہے، جس کے بے شمار دلائل قرآن وحدیث میں موجود ہیں، یہاں اختصار کی وجہ سے چند دلائل تحریر کر رہا ہوں :

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: **وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ** جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو

اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے (سورۃ الاعراف ۲۰۴) حضرات صحابہ، تابعین، مفسرین اور محدثین میں سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ،

حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت امام زہریؒ، حضرت عبید بن عمیرؒ، حضرت عطاء بن رباحؒ، حضرت مجاہدؒ، حضرت سعید بن

المسیبؒ، حضرت سعید بن جبیرؒ، حضرت ضحاکؒ، حضرت ابراہیم نخعیؒ، حضرت قتادہؒ، حضرت عامر شععیؒ۔ وغیرہ۔۔ نے فرمایا ہے کہ اس آیت میں

اس نمازی کا حکم ہے جو امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو۔ (تفسیر طبری)

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا جس میں ہمارے لئے زندگی گزارنے کے طریقہ کو بیان

فرمایا اور ہمیں نماز سکھائی اور فرمایا: جب نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو تو اپنی صفیں درست کرو، پھر تم میں سے ایک امام بنے اور امام جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم آمین کہو۔ (مسلم ج ۱، ص: ۱۷۴) یہ صحیح حدیث واضح الفاظ میں بتا رہی ہے کہ امام کی ذمہ داری قرأت کرنا اور مقتدیوں کا وظیفہ بوقت قرأت خاموش رہنا ہے۔ اگر امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑھنا ضروری ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اس کا تذکرہ یہاں ضرور فرماتے۔ اس حدیث میں جہری و سری نماز کی کوئی قید نہیں ہے اس لئے یہ حکم سب نمازوں کو شامل ہوگا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب قعدہ میں ہو تو تم میں سے ہر ایک کا اولین ذکر تشہد ہونا چاہئے۔۔۔۔۔ (ترمذی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے ارادے سے کھڑے ہو تو تم میں سے ایک تمہارا امام بنے اور جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔۔۔۔۔ (مسند احمد)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام اسی لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ لہذا جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہو۔ (نسائی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے امام کی اقتداء کی تو امام کی قرأت مقتدی کی قرأت کے حکم میں ہے۔ (مسند احمد)

یہ حدیث مختلف سندوں کے ساتھ حدیث کی متعدد کتابوں میں موجود ہے۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے سوائے اس نماز کے جو امام کی اقتداء میں پڑھی جائے۔ (ترمذی)

یہ حدیث سند کے اعتبار سے نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے، امام ترمذیؒ نے اس کو حسن صحیح کہا ہے۔

☆ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز میں کسی صحابی نے قرأت کی۔ آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا۔ (مسند احمد، بیہقی)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے نماز پڑھائی تو کچھ لوگوں کو امام کے ساتھ قرأت کرتے سنا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم لوگ عقل و فہم سے کام لو۔ جب قرآن کی قرأت کی جائے تو اس کی طرف دھیان دو اور چپ رہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ (تفسیر طبری، تفسیر ابن کثیر، الدر المنثور للسیوطی)

﴿نوٹ.....﴾: حدیث: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ میں موضوع بحث مسئلہ مراد نہیں ہے بلکہ یہاں دوسرا مسئلہ ہے کہ نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنے کا کیا حکم ہے، سنت ہے یا ضروری۔ حدیث مطلق اور عام ہے اس لئے اس سے صرف یہ معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا ضروری ہے۔ البتہ امام کے پیچھے مقتدی سورہ فاتحہ نہیں پڑھے گا جیسا کہ ترمذی کی صحیح حدیث میں گزر چکا ہے۔۔۔۔۔ نیز اگر کوئی شخص امام کو رکوع میں پالے تو دیگر احادیث کی روشنی میں سارے علماء نے فرمایا ہے کہ اس کی یہ رکعت سورہ فاتحہ کے بغیر ادا ہوگئی، معلوم ہوا کہ یہ حدیث اپنے عموم پر دلالت نہیں کرتی ہے۔